ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

## ✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت لجنہ اماء اللہ

وقت 5-7 منٹ

# صحابیاتِ رسولؐ کی قربانیاں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰمٓ السجدۃ:31)

یعنی یقیناً وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس دعوے پر استقامت اختیار کرتے ہیں ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ دیکھو! ہرگز کوئی خوف نہ کرو اور کوئی غم نہ کھاؤ اور اس جنت کی خوش خبری سے خوش ہو جاؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

**معزز سامعین!** میری تقریر کا عنوان ہے۔ **"صحابیاتِ رسولؐ کی قربانیاں"**

صحابیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت میں صدائے حق کو قبول کیا جب اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ گویا مسلمان خواتین نے حق کو قبول کر کے آنے والی ہر آزمائش کے لیے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اسلام کے روحانی باغ کی آبیاری میں مسلمان خواتین نے جو قربانیاں دیں وہ دنیا کے لئے ایک مثال اور تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ مسلمان خواتین نے جان، مال، وقت، عزت اور اولاد کی قربانی دے کر دنیا کو یہ پیغام دیا۔

مِٹ جاؤں مَیں تو اِس کی پَروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فَنا سے حاصل گر دیں کو بقا ہو

اسلام کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ معرکہ حق و باطل میں جب بھی، بیٹوں، بھائیوں، خاوندوں اور باپوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا وقت آیا تو مسلمان خواتین نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ اُسے عین سعادت سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس قربانی کے لئے چُنا ہے۔

جب بھی حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی تو مسلمان خواتین نے اِس موقع پر اہم کردار ادا کیا۔ حضرت خنساءؓ نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلا کر نہایت خوش دلی سے جہاد کے لئے روانہ کیا۔ مسلمان خواتین کبھی ماں کے روپ میں اپنے لختِ جگر کو دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوتی ہے، کبھی وہ بہن کے روپ میں اپنی پیارے بھیا کو اپنے ہاتھوں سے شمشیر تھما کر محاذ پر بھیجتی نظر آتی ہے اور کبھی وہ بیٹی کے روپ میں باپ کے دل میں جذبہ جہاد اُبھارتی نظر آتی ہے اور کبھی اپنے خاوند کو میدانِ جنگ میں بھیجتی ہوئی نظر آتی ہے۔

قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین اس شعر کی عملی تصویر تھیں۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

**سامعین!** مسلمان خواتین کی قربانیوں کے واقعات تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں کہ مسلمان خواتین نے کس ثباتِ قدم اور شان کے ساتھ احیائے کلمۃُ اللہ کے لئے قربانیاں پیش کیں۔ مسلمان خواتین نے سمجھ لیا تھا کہ جس طرح مرد خدمتِ دین کرتے ہیں ہم بھی کر سکتی ہیں۔ مسلمان خواتین نے اپنے باپوں، خاوندوں، بھائیوں اور بیٹوں کی خدا کی راہ میں شہادت پر عظیم صبر کا مظاہرہ کیا جو دنیا کے لئے اپنی مثال آپ ہے۔

یہ داستانیں بہت ہی دردناک ہیں۔ اِن واقعات کا پڑھنا اور سننا مشکل ہو جاتا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ وہ مسلمان خواتین جو اِن واقعات میں سے گزریں۔ اُن کا کیا حال ہوا ہو گا جن کے گھروں پر مظالم کی داستانیں گزریں، جنہوں نے اپنی آنکھوں سے اپنے خاوندوں، اپنے بھائیوں اور اپنے بچوں کو شہید ہوتے دیکھا، جنہیں نیزوں سے شہید کیا گیا، جن کے گھر جلائے گئے، جن کے سروں سے چادریں اُتاری گئیں، اُن پر کیسی کیسی آزمائشیں آئیں مگر وہ ثابت قدم رہیں۔

اسلام کے عظیم شجرِ سایہ دار کی فیوض و برکات سے حصہ پانے والوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسلام کا یہ شجرِ عظیم وفاؤں کے پانی سے سیر اب ہوا، اخلاص سے نشو و نما پائی اور دعاؤں سے مضبوط ہوا۔ مسلمان خواتین کی قربانیوں نے اسلام کی تاریخ سجا رکھی ہے۔ اسلامی تاریخ کے ہر دَور میں مردوں کے ساتھ ساتھ مسلمان خواتین نے بھی زندگی کے ہر شعبہ میں عظیم خدمات سر انجام دیں۔ مسلمان خواتین کی سنہری خدمات کے نمونے تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں کہ مسلمان خواتین نے کس ثباتِ قدم اور شان کے ساتھ قربانیاں پیش کیں۔ کس طرح انہوں نے اسلام کی راہ میں اپنے خون کے قطرے بہائے اور اِس کھیتی کو اپنے خون سے سیر اب کیا۔

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”صحابیات نے جو قربانیاں کیں آج تک دنیا کے پردے پر اُس کی مثال نہیں ملتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جنگ کے لئے جانے لگے تو ایک صحابیہ بھی لشکر میں آ شامل ہوئی، جب صحابہؓ نے اُس کو منع کیا تو اُس عورت نے کہا کیوں! ہم کیوں نہ جائیں۔ کیا ہم پر اسلام کی خدمت فرض نہیں؟ اس کا یہ جواب سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا اسے بھی ساتھ لے چلو اور زخمیوں کو پانی پلانے اور اُن کی مرہم پٹی کرنے کا کام اُس کے سپرد کر دیا... اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ جنگ کے لئے جاتے تو کچھ عورتوں کو بھی ساتھ لے جاتے جو نرسنگ کا کام کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اکثر دفعہ آپؐ کی بیویاں بھی جنگ میں شامل ہوتیں اور نرسنگ کا کام کرتیں۔ جنگِ اُحد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہؓ بھی شامل تھیں۔ کوئی جنگ ایسی نہیں جس میں صحابیات پیچھے رہی ہوں۔“

(فریضۂ تبلیغ، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 400-403)

**سامعین!** ہر چند کہ دنیا میں کسی بھی عورت کو پیغمبری عطا نہیں ہوئی لیکن چند ایک مسلمان خواتین پیغمبرانہ زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ ان ہی چنندہ خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نامِ گرامی سرِ فہرست ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے وقت جو نمونہ دکھایا اور جس عقل اور شعور سے کام لیا وہ اسلامی تاریخ کا ایک بے بہا جوہر ہے۔

جب تک یہ زمانہ یونہی پرواز کرے گا
اسلام تیرے نام پہ سو ناز کرے گا

غارِ حرا سے جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو گھبراہٹ اور پریشانی کے عالَم میں تھے مگر اپنے شوہر کی پاک بازی' بلند اخلاق اور انسان دوست کردار کی گواہ بن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبوت پر سب سے پہلے ایمان لے آئیں۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ مصرع یاد آتا ہے۔

ایسی وفا ملے گی ہمیں اور کس جگہ

**سامعین!** حضرت خدیجہؓ نے اپنی دولت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر کے ایثار و قربانی کی ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک بے مثل رہے گی۔ کتنی عظیم تھیں آپؓ جو ہر مشکل وقت میں ثابت قدم رہیں۔ جب کفارِ مکہ نے بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے نبیؐ کی نصرت کے لئے شعب ابی طالب میں جانا پسند کر لیا۔ وہاں پورے خاندان سمیت ایسا وقت بھی آیا جب کئی کئی دن فاقے کرنا پڑے۔ ایسے وجود یقیناً اپنے کارناموں کی وجہ سے تاریخ میں روشن ستاروں کی مانند چمکتے ہیں۔ جب بھی مسلمان خواتین کی قربانیوں کی تاریخ رقم ہو گی تو سرِ فہرست حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام ہی رقم ہو گا۔

ایک شاعر نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

جس دَور میں تو صاحبہ دولت و زر تھی
تیرے زر و دینار پہ دنیا کی نظر تھی
یہ کام تو مشکل تھا مگر کر کے دکھایا
اک دُرِّ یتیمی کو سر تاج بنایا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب مَیں بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے حضرت خدیجہؓ کا ذکر سنتی تھی تو مجھے اُن پر رشک آتا تھا۔ لیکن کبھی میں اُکتا کر کہہ دیتی کہ یا رسول اللہؐ! خدا نے آپؐ کو اس قدر اچھی اچھی بیویاں عطا فرمائی ہیں اب اُس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ آپؐ فرماتے نہیں! نہیں! خدیجہؓ اُس وقت میری ساتھی بنی جب مَیں تنہا تھا وہ اپنے مال کے ساتھ مجھ پر فدا ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن سے اولاد بھی عطا کی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے علم کے میدان میں وہ ناقابلِ فراموش کارنامے انجام دیئے جن کی مثال رہتی دنیا تک ملنا مشکل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بہت سے صحابہ علمِ دین سیکھنے کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپؓ پردہ کی رعایت سے انہیں دین کی باتیں بتاتیں اور یوں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو پورا ہوا۔

مسلمان خواتین کی قربانیوں نے اسلام کی تاریخ سجا رکھی ہے۔ اسلامی تاریخ دلیر اور بہادر عورتوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ مسلمان خواتین نے اپنی جانوں پر کھیل کر میدانِ جنگ میں قابلیت کے جوہر دکھلائے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا اور پانی پلانے جیسے فرائض ادا کئے اسی طرح بعض مواقع پر جنگ میں حصہ لے کر مسلمانوں کا حوصلہ بڑھایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”ایک موقع پر ابوسفیان کی بیوی نے اسلام کی وہ خدمت کی جو مرد نہیں کر سکتے تھے۔ عیسائیوں کی فوج دس لاکھ تھی اور مسلمان مرد ساٹھ ہزار تھے۔ کافروں نے ایسا حملہ کیا کہ مسلمان بھاگنے لگے... جب یہ لشکر بھاگتا ہوا عورتوں کے خیمہ کے پاس پہنچا تو ہندہ نے... اپنے خیمہ کی چوبیں اُٹھالیں اور عورتوں سے کہا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے باپ بھائی وغیرہ کو روکے کہ وہ یہاں نہ آئیں۔ واپس جا کر لڑیں۔ ابوسفیان خود بھی آ رہے تھے اس لئے ہندہ نے ابوسفیان کے گھوڑے کو ڈنڈے مار کر پیچھے پھیر دیا اور کہا کہ اگر اِس طرح بھاگ کر آؤ گے تو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں گی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا لشکر جو بے دل ہو کر واپس آ رہا تھا پھر پیچھے مُڑا اور دس لاکھ کو شکست فاش دی۔ وہ فتح محض عورتوں کی بہادری کا نتیجہ تھی۔“

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 23)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”حضرت اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا غزوہ اُحد میں مشکیزے بھر بھر کے زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ بھگدڑ مچ گئی اور بڑے بڑے جواں مرد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس خاتون نے مشکیزہ پھینک دیا اور تلوار پکڑ کر لڑنا شروع کر دیا۔ آپ کے کندھے پر ایک ایسا زخم آیا جس نے ہمیشہ کے لئے آپ کو معذور کر دیا۔ اس خاتون کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اُحد میں اس خاتون کو آپ نے اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتے دیکھا۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان کہ جب بڑے بڑے سورما، بہادر مسلمان سپاہی بھاگ گئے تھے یہ خاتون مجھے کبھی دائیں نظر آتی تھی کبھی بائیں نظر آتی تھی اور دونوں طرف مَیں اس کو اپنے لئے لڑتا ہوا دیکھتا تھا۔ اتنا بڑا اخراجِ تحسین ہے کہ اس سے بڑا اور خراجِ تحسین ممکن نہیں۔“

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 26 جولائی 1997ء جلسہ سالانہ انگلستان خواتین)

حضرت سمیہؓ کا اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں نمبر تھا۔ حضرت سمیہؓ کو بھی خاندانِ مغیرہ نے شرک پر مجبور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے عقیدہ پر نہایت شدت سے قائم رہیں۔ مشرکین ان کو مکہ کی جلتی تپتی ریت پر لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گزرتے تو یہ حالت

دیکھ کر فرماتے: اے آلِ یاسر! صبر کرو اس کے عوض تمہارے لئے جنت ہے۔ دن بھر اس مصیبت میں رہ کر شام کو نجات ملتی تھی۔ ایک مرتبہ شب کو گھر آئیں تو ابوجہل نے ان کو گالیاں دینی شروع کیں اور پھر اس کا غصہ اس قدر تیز ہوا کہ اٹھ کر ایسا نیزا مارا کہ آپ شہید ہو گئیں۔ ان کے بیٹے حضرت عمارؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ اب تو حد ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تاکید فرمائی اور کہا "خداوندا! آلِ یاسرؓ کو جہنم سے بچا"۔ یعنی اس دنیا میں جو دنیا کی جہنم گرمی کی تھی وہ تو انہوں نے دیکھ لی۔ تو آخرت کی جہنم سے بچا۔ غزوہ بدر میں جب ابوجہل مارا گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا "دیکھو! تمہاری ماں کے قاتل کا خدا نے فیصلہ کر دیا"

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد المجلد الثامن ذکر حضرت سمیہ ؓ)

اسلام کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ مسلمان خواتین نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن نے بھائی سے پہلے اسلام قبول کیا اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا اور یوں ایک مسلمان عورت کی قربانی سے "عمر" جیسا دشمنِ اسلام حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اسلام کی خاطر جو قربانیاں کیں اُن کا ثواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن کو بھی ملے گا کیونکہ اُن کی قربانی کے نتیجہ میں ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے۔

جنگ اُحد میں ایک عورت کا خاوند، اُس کا بھائی، بیٹا اور بعض رشتہ دار شہید ہو گئے۔ اُس نے کسی آنے والے سے پوچھا کہ بتاؤ کیا حال ہے۔ محمد مصطفیٰؐ کیسے ہیں۔ وہ سمجھا کہ اس کو پتہ نہیں کہ اس کا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ اُس نے کہا بی بی! مجھے بہت دکھ سے بتانا پڑتا ہے کہ تمہارا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ اس نے کہا۔ خاوند کا کون پوچھتا ہے؟ مجھے بتاؤ محمد مصطفیٰؐ کیسے ہیں۔ اُس نے سمجھا کہ شاید اس کو یہ نہیں پتہ کہ اس کے بھائی بھی شہید ہو گئے ہیں۔ اُس نے کہا۔ بی بی! بہت صدمے کی بات ہے تمہارے بھائی بھی شہید ہو گئے اُس نے بے اختیاری سے پھر کہا اور بڑی شدت کے ساتھ مَیں نے کب بھائیوں کا پوچھا ہے۔ مجھے بتاؤ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ اُس نے کہا اے بی بی! تمہارے بیٹے بھی شہید ہو گئے ہیں۔ اُس نے کہا۔ مَیں بیٹوں کا نہیں پوچھ رہی مجھے بتاؤ! محمد رسول اللہ کیسے ہیں؟ یہ کہتے کہتے اُس کی نظر ایک ایسے گروہ پر پڑی جس کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے آرہے تھے۔ دوڑتی ہوئی اُس طرف گئی اور محبت کی نگاہیں ڈالتے ہوئے اُس نے کہا۔ كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ۔

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 503)

غزوۂ اُحد میں ایک بوڑھی عورت کے والہانہ جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کو دفن کر کے مدینہ واپس گئے تو پھر عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کے لئے نکل آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ سعد بن معاذؓ مدینہ کے رئیس نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے دوڑے جاتے تھے شاید دنیا کو یہ کہہ رہے تھے کہ دیکھا ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت سے اپنے گھر واپس لے آئے۔ شہر کے پاس اُنہیں اپنی بوڑھی ماں جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی آتی ہوئی ملی۔ اُحد میں اُس کا ایک بیٹا عمرو بن معاذؓ بھی مارا گیا۔ اُسے دیکھ کر سعد بن معاذؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! اُمّی! اے اللہ کے رسولؐ! میری ماں آرہی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی برکتوں کے ساتھ آئے۔ بڑھیا آگے بڑھی اور اپنی کمزور پھٹی آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل نظر آجائے۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پہچان لیا اور خوش ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مائی! مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ اس پر نیک عورت نے کہا۔ حضورؐ! جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا تو سمجھو کہ میں نے مصیبت کو بھُون کر کھالیا۔ "مصیبت کو بھون کر کھالیا" کیا عجیب محاورہ ہے۔ محبت کے کتنے گہرے جذبات پر دلالت کرتا ہے غم انسان کو کھا جاتا ہے۔ وہ عورت جس کے بڑھاپے میں اُس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا۔ کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو مَیں اس غم کو کھا جاؤں گی۔ میرے بیٹے کی موت مجھے مارنے کا موجب نہیں ہو گی بلکہ یہ خیال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُس نے جان دی میری قوت کے بڑھانے کا موجب ہو گا۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 256-257)

مسلمان خواتین کی قربانیوں کی یہ داستانیں ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ہمیشہ کے لئے عزت اور احترام کے ساتھ پڑھی اور سنی جائیں گی۔ لازم ہے کہ کبھی کبھی اِن داستانوں کو دہرایا جاتا رہے تاکہ دعاؤں کی تحریک ہوتی رہے اور آئندہ آنے والی نسلیں ان سے جوش اور ولولہ حاصل کریں۔

آج کی مسلمان عورت کو جہاں اس بات پر فخر ہے کہ ہم مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی ہیں وہیں ہمیں حال کو چھوڑ کو ذرا ماضی کے اوراق کو پلٹ کر دیکھنا ہے کہ کیا ماضی میں مسلمان عورت کا کردار ہمارے کردار جیسا تھا۔ ہمیں ان جری مجاہدات صحابیات کی زندگی کو اپنانا ہو گا ان کی پیروی کرنی ہو گی جنہوں نے دین کی پیروی کرتے ہوئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا۔

سہتے ہیں جو دنیا کے ستم صبر و رضا سے
پاتے ہیں وفاؤں کا صلہ اپنے خدا سے

**اے کاروان احمدیت کے مسافرو!** مسلمان خواتین کی سنہری خدمات کو یاد کرتے ہوئے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم اپنی بزرگ خواتین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دن رات دین کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بہادر مسلمان خواتین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے جلسہ سالانہ 2023 ء کے موقع پر قرون اولیٰ کی صحابیات کے واقعات بیان کرتے ہوئے احمدی خواتین کو یوں نصیحت فرمائی کہ فرماتے ہیں۔

”یہ وہ خواتین تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض پایا اور زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کی تعلیم کی حقیقی تصویر پیش کرنے کی کوشش کی۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے یا عبادتوں کے معیار ہیں یا بنیادی گھریلو معاشرتی ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی تربیت ہے جان مال کی قربانی کے پہلو ہیں، اسلام کی خاطر جرأت و بہادری دکھانے کے مواقع ہیں۔ غرض کہ ہر موقع اور ہر پہلو پر ان خواتین نے ہمارے لیے ایک اسوہ قائم کیا ہے۔ نہ صرف عورتوں کے لیے بلکہ مردوں کے لیے بھی۔ پس یہ واقعات یقیناً ہمارے ایمان اور یقین میں اضافے کا باعث ہونے چاہئیں۔ انہیں غور سے سنیں اور اپنی زندگیوں کے لیے مثال بنانے کی کوشش کریں۔“

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2 ستمبر 2023ء)

حامل تھی ان کی زندگی بے حد سرور کی
کیوں کہ ملی تھی ان کو غلامی حضور کی

(بتعاون: مکرم حافظ عبد الحمید صاحب)

✿✿✿✿